خواتین دینی تعلیم میں پیش پیش ہیں۔

چوالیس سالہ محترمہ کمال خوجہ تعلیم کے لحاظ سے ایک انجینئر ہیں مگر گزشتہ چند برسوں سے ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند میں خواتین کی تعلیم سے وابستہ ہیں۔ وہ تاشقند کے ایک مدرسہ میں اسلامی علم الاخلاق، اعمال و عبادات اور دعوت و تبلیغ کے تین بنیادی مضمون پڑھاتی ہیں۔ مدرسہ کی طالبات میں تاشقند اور گردونواح میں رہائش پذیر ہر عمر کی خواتین شامل ہیں۔ محترمہ کمال خوجہ خواتین کے لیے موزوں دینی تعلیم کی پُرجوش داعیہ ہیں۔ ان کے الفاظ میں "خواتین آئندہ نسل کی تربیّت کی ذمہ دار ہیں۔ آج جب تعلیمی اداروں اور بحیثیتِ مجموعی پورے معاشرے میں اسلام پر ہر جانب سے حملے کیے جارہے ہیں، خواتین کی دینی تربیّت کی اہمیت کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔"

محترمہ کمال خوجہ نے یہ ذمہ داری چند سال پہلے اس وقت قبول کی تھی جب لڑکوں کے مدرسے میں خواتین کے لیے ایک الگ شعبہ قائم کیا گیا تھا۔ طالبات کے لیے بالعموم سہ پہر اور جمعہ کے روز درس ہوتا ہے۔ تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم پر مبنی کورس ایک سال میں مکمل کرایا جاتا ہے۔ اب تک مدرسہ سے سات سال کی عمر کی بچیوں سے لے کر چالیس سالہ خواتین نے استفادہ کیا ہے اور ان کی تعداد ۱۷۰۰ سے زائد ہے۔ بارہ جزوقتی معلّمات تدریس کے کام میں محترمہ کمال خوجہ کی معاونت کرتی ہیں۔

محترمہ کمال خوجہ وسطی ایشیا کی ان خواتین میں شامل ہیں جو اسلامی علوم میں تخصّص رکھتی ہیں مگر خود انہیں ابتدائی عمر میں باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے خاطر خواہ مواقع میسّر نہیں آئے۔ مسلم خاندان میں پیدا ہونے کے باعث انہوں نے گھر اور تاشقند کے قدیم حصۂ شہر کے علماء سے عربی حروف تہجی سیکھے۔ بعد میں انہوں نے اپنی بنیادی معلومات کو ایران سے نشر ہونے والے روسی زبان کے پروگراموں کے ذریعے بہتر بنایا۔ ان پروگراموں میں تفسیر اور دوسرے موضوعات پر گفتگو کی جاتی ہے۔ پچھلے سال محترمہ کمال خوجہ نے فریضۂ حج ادا کیا ہے۔ وہ دنیا بھر سے تاشقند آنے والے ملاقاتیوں سے گفتگو کرتی ہیں کیوں کہ انہیں نہ صرف ترکی، ازبک اور روسی زبانوں میں مہارت حاصل ہیں بلکہ وہ بنیادی انگریزی اور فارسی بھی جانتی ہیں۔

جب محترمہ کمال خوجہ سے دریافت کیا گیا کہ خواتین کے اہم ترین مسائل کیا ہیں اور وہ ان کے لیے کس قسم کا کردار پسند کرتی ہیں؟ تو انہوں نے جواب میں خواتین کے مادرانہ پہلو کو سب سے زیادہ اہمیت دی۔ انہوں نے واضح کیا کہ خواتین طب و صحت اور تعلیم جیسے میدانوں میں معاشرے کی خدمت

انجام دے سکتی ہیں۔ خواتین کو ایسے کام نہ سونپے جائیں جن سے ان کی صحت خراب ہوجاتی ہے اور اس کے نتیجے میں ان کے بچے متاثر ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر انہوں نے زرعی شعبے بالخصوص کپاس کے کھیتوں میں خواتین کے کام کا ذکر کیا۔ غیر محفوظ کیمیائی ادویہ اور مشینری کا استعمال، متعدّد کارخانوں میں گردوغبار کی زیادتی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔

محترمہ کمال خوجہ کو اپنی طالبات کے معیارِ تعلیم اور کامیابیوں پر فخر ہے، تاہم انہوں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ اگر پبلک اسکولوں میں مثبت طور پر اسلام کی تعلیم دی جائے تو خواتین کے لیے خصوصی مدرسے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ازبکستان کی بدلتی ہوئی سیاسی اور سماجی فضا میں محترمہ کمال خوجہ کی پیشہ ورانہ لگن نے انہیں غیر معمولی مواقع مہیا کیے ہیں جن سے استفادہ کرتے ہوئے وہ مسلمان خواتین کو درپیش مسائل کے حل کے لیے آواز بلند کر سکتی ہیں۔ ایک قانون دان کی اہلیہ اور تین بچوں کی ماں محترمہ کمال خوجہ اپنی حالیہ مصروفیت سے بے حد مطمئن ہیں اور ذاتی نیز سماجی سطح پر اپنا مقام بنا رہی ہیں۔